

صدر او باما، وائٹ ہاؤس کے افطار کی تقریب میں

وائٹ ہاؤس

دفتر پریس سینکڑی

10 اگست، 2011

افطار کے عشاءیے کے دوران صدر کی تقریر

ایسٹ روم

شام 8:35 بجے

صدر: شکریہ، آپ کا بہت بہت شکریہ (تالیاں)۔ سب لوگ براہ کرم بیٹھ جائیں، تشریف رکھئے۔

آپ سب کو گڈا یونگ اور وائٹ ہاؤس میں خوش آمدید۔ آج کی رات یہاں وائٹ ہاؤس میں بہت سے عقائد کے لیے مقدس دنوں اور اس تنوع کی تقریب منانے کی نہایت نعمتہ روایت کا ایک حصہ ہے جس سے ایک قوم کی حیثیت سے ہماری شناخت ہوتی ہے۔ لہذا یہ اپنی اصلاحیت میں خالصتاً امریکی تقریبات ہیں۔۔۔ جب مختلف عقائد سے وابستہ لوگ ایک دوسرے کے لیے اپنی ذمے داریوں کا اعادہ کرنے کی خاطر انسار کے ساتھ اپنے خالق کے حضور کیجاہوتے ہیں۔ اس لیے کہ اس بات سے قطع نظر کہ ہم کون ہیں یا ہم کس طرح عبادت کرتے ہیں، ہم سب ایک محبت کرنے والے خدا کے بچ ہیں۔

اس سال پورا رمضان اگست میں آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے، دن لمبے ہیں، موسم گرم ہے اور آپ کو بھوک لگی ہے۔ (قہقہے)۔ لہذا میں اختصار سے کام لوں گا۔

میں یہاں موجود بیروفی سفارتی ارکان، دو مسلمان امریکی ارکان کا نگریں Andre Carson اور Keith Ellison سمیت کا نگریں کے ارکان اور لیڈروں اور اپنی انتظامیہ کے عہدے داروں کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ آپ سب کی تشریف آوری کا شکریہ۔ براہ کرم، ان کے لیے زور دار تالیاں۔ (تالیاں)۔

امریکہ کے طول و عرض میں لاکھوں مسلمانوں اور اس سے بھی زیادہ۔ دنیا بھر میں ایک ارب سے زیادہ مسلمانوں کے لیے یہ وقت ہے غورو فکر کرنے اور خود کو وقف کر دینے کا۔ یہ موقع ہے خاندان اور دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ایسے مذہب کی خوشیاں منانے کا جواپنے تنوع اور تمام انسانوں کے لیے انصاف اور وقار کے عزم کے باعث معروف ہے۔ لہذا آپ کو اور آپ کے خاندانوں کو رمضان مبارک۔

آج کی شام ہمیں ایک عظیم مذہب کی ابدی تعلیمات اور ایک عظیم قوم کی آزمودہ توتون، دونوں کی لقین دہانی ہوتی ہے۔ دوسرے کئی مذاہب کی مانند، اسلام ہمیشہ ہمارے امریکی خاندان کا حصہ بنا رہا ہے اور امریکی مسلمان طویل عرصے سے ہر شعبہ زندگی میں ہمارے ملک کی طاقت اور پچان کو تقویت فراہم کرتے رہے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر پچھلے دس برسوں پر صادق آتی ہے۔

مہینہ بھر میں ہم ان ہولناک حملوں کی 10 دنیوں کی برسی منائیں گے، جن سے ہمارے دلوں کو اتنا زیادہ صدمہ پہنچتا۔ یہ وقت ہو گا ہدیہ یعنی عقیدت پیش کرنے کا، ان کو جو ہم سے بُعد اہو گئے، ان خاندانوں کو جو ان کی یادوں کا بوجھ سنبھالے ہوئے ہیں، ان بہادروں کو، جو اس دن مدد کے لئے فوراً پہنچ گئے اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے ایک مشکل عشرے کے دوران، ہمیں محفوظ رکھنے کے لیے خدمات انجام دیں۔ اور اس رات یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ امریکی، اپنے آپ پر نازل اور محب وطن امریکی مسلمانوں سمیت، کئی مذاہب سے تعلق رکھتے تھے۔

اُن طیاروں کے بے گناہ مسافروں میں ایک ایسے نوجوان شادی شدہ جوڑے سمیت، جو اپنے پہلے بچے کی پیدائش کا منتظر تھا، امریکی مسلمان بھی شامل تھے۔ وہ ٹوئن ٹاؤرز میں کام کرتے تھے۔ پیدائشی طور پر امریکی اور اپنی مرضی سے امریکی، وہ تارکین وطن، جنہوں نے اپنے بچوں کو بہتر زندگی فراہم کرنے کے لیے سمندر پار کیے تھے۔ ان میں باور پی اور ویٹرز، اور تجزیہ نگار اور اعلیٰ مقنوم سب ہی شامل تھے۔

اُن ٹاؤرز میں جہاں وہ کام کرتے تھے، وہ روزانہ نمازوں کے لیے اور افطار کے وقت کھانے کے لیے بیکجا ہوتے تھے۔ اُن کی نظریں مستقبل پر تھیں۔ شادی کرنے پر، اپنے بچوں کو کانج بھیجنے پر، اور ایک ایسی ریٹائرڈ زندگی سے لطف اندوز ہونے پر، جس کے وہ بخوبی مستحق ہوتے۔ اور انہیں ہم سے کہیں زیادہ جلدی چھین لیا گیا۔ اور آج وہ اپنے خاندانوں میں اور اُس قوم کی محبت بھری یادوں میں زندہ ہیں جو انہیں کبھی فراموش نہیں کرے گی۔ اور آج کی رات ہم گھرے انسار کے ساتھ 11/9 کے بعض خاندانوں کے ساتھ یہاں موجود ہیں اور میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ براہ کرم کھڑے ہو جائیں تاکہ حاضرین انہیں دیکھ سکیں۔ (تالیاں)

مدد کے لیے سب سے پہلے پہنچنے والوں میں امریکی مسلمان شامل تھے۔ وہ سابق پولیس کیڈٹ جو مدد کے لیے دوڑپڑا اور پھر جب ٹاؤرز اس کے ارد گرد منہدم ہوئے تو اپنی جان سے گیا؛ ایک جینسی میں کام کرنے والے طبی کارکن جنہوں نے اتنے زیادہ لوگوں کو خطرے سے نکال کر محفوظ مقام پر پہنچایا؛ وہ نرس جس نے کتنے ہی متاثرین کی دیکھ بھال کی، پہنچنے گان میں بھری یا کادہ افسر جو شعلوں میں گھس گیا اور زخمیوں کو بحفاظت نکال لایا۔ آج دسویں برسی پر، ہم ان مردوں اور عورتوں کو اس لیے خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ وہ سب امریکی ہیں وہیں۔

نہ ہی ہمیں یہ بات بھولنی چاہیئے کہ گذشتہ دس برسوں میں ہر روز، مسلمان امریکیوں نے پولیس افسروں اور آگ بھانے والوں کی حیثیت سے ہماری کمیونٹیوں کو محفوظ بنانے میں مددی ہے۔ ان میں سے کچھ آن یہاں ہمارے ساتھ موجود ہیں۔ ہماری وفاقی حکومت کے ہر شعبے میں، وہ ہمارے وطن کو محفوظ رکھتے ہیں، وہ ہماری اٹھیلی جنس اور انسدادِ ہشت گردی کی کوششوں میں رہنمائی کرتے ہیں، اور وہ تمام امریکیوں کے شہری حقوق اور شہری آزادیوں کے علمبردار ہیں۔ لہذا اس میں کوئی شک نہ کبھے کہ امریکی مسلمان ہمیں محفوظ رکھنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔

ہمیں یہ جذبہ فوجی ورديوں میں ملبوس اپنے ان بہادر مردوں اور عورتوں میں نظر آتا ہے، جن میں ہزاروں مسلمان امریکی شامل ہیں۔ جنگ کے زمانے میں، انھوں نے یہ جانتے ہوئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں، کہ انہیں خطرناک مشن پر بھیجا جا سکتا ہے۔ ہمارے سپاہی ہمارے ملک کے ہر

کونے سے آتے ہیں۔ ان کے پس منظر، اور ان کے عقائد مختلف ہیں۔ لیکن ہر روز وہ ایک امر کی ٹھیکی حیثیت سے اکٹھے ہوتے ہیں، اور اکٹھے کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

جنگ کے دس کھن برسوں کے دوران، ہمارے فوجیوں نے نہایت عمدہ کارکردگی اور وقار کے ساتھ خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں سے کچھ نے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ ان میں آرمی اسپیشلیسٹ کریم خان بھی شامل ہیں۔ نائن الیون کے واقعے نے ان میں اپنے ملک کی خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ انھوں نے عراق میں جان دی اور اب وہ آر لٹشن کے قبرستان میں اپنے ساتھی ہیر وزکے ساتھ ابدی نیند سور ہے ہیں۔ اور ہم کریم کی والدہ، اشیبہ کے ممنون ہیں کہ وہ آج شب پھر یہاں موجود ہیں۔ (تالیاں) کریم کی طرح، اس نسل نے تاریخ میں اپنا مقام حاصل کر لیا ہے، اور میں آج شب اپنی مسلسل افواج کے تمام ارکان سے۔ نائن الیون کی نسل کے ارکان سے۔ درخواست کرتا ہوں کہ وہ کھڑے ہو جائیں اور اپنے امر کی ہم وطنوں کا ہدیہ ہشکر قبول کریں۔ (تالیاں۔)

اس سال اور ہر سال، ہمیں اپنے آپ سے لازماً پوچھنا چاہیئے: ہم ان محبوطوں کو کس طرح خراج عقیدت پیش کریں۔۔۔ ان لوگوں کو جھنوں نے اپنی جانیں دیں اور جھنوں نے ملک کی خدمت کی؟ یادیں تازہ کرنے کے ان دنوں میں، اس سوال کا جواب وہی ہے جو دس ستمبر کو دس سال پہلے تھا۔ ہمیں لازمی طور پر ایسا امر یکہ ہونا چاہیئے جس کے لیے وہ زندہ رہے اور جس کے لیے انھوں نے جان دی، وہ امر یکہ جس کے لیے انھوں نے قربانی دی۔

ایسا امر یکہ جو مختلف پس منظر اور عقائد کے لوگوں کو محض برداشت نہیں کرتا، بلکہ ایسا امر یکہ جس میں ہم اپنے تنوع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ایسا امر یکہ جس میں ہم ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور وقار سے پیش آتے ہیں، اور یہ بات یاد رکھتے ہیں کہ یہاں امر یکہ میں کوئی "وہ" یا "ہم" نہیں ہیں۔ یہاں سب ہم ہی ہم ہیں۔ ایسا امر یکہ جہاں ہماری بنیادی آزادیاں اور ناقابلٰ تنفس حقوق صرف محفوظ ہی نہیں رکھے جاتے، بلکہ ان کی مسلسل تجدید ہوتی رہتی ہے اور انہیں مسلسل تازہ کیا جاتا ہے۔۔۔ ان میں ہر شخص کا یہ حق شامل ہے کہ وہ جس طرح چاہے عبادت کرے۔ ایسا امر یکہ جو پوری دنیا کے لوگوں کی عزت و وقار، اور لوگوں کے حقوق کے سینہ پر ہے، چاہے وہ کوئی ایسا نوجوان ہو جو مشرق و سلطی یا شہائی افریقہ میں اپنی آزادی کا طلب گارہے، یا قرن افریقہ میں کوئی بھوکا بچہ ہو، جہاں ہم زندگیاں بچانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔

سیدھے سادے الفاظ میں، ہمیں ایسا امر یکہ ہونا چاہیئے جو ایک خاندان کی طرح آگے بڑھے، جیسا کہ ہم سے کئی نسلوں پہلے ہوا تھا، یعنی آزمائش کی گھڑی میں ہم یکجا ہو جائیں، اپنی بنیادی اقدار کا پاس کریں، اور پہلے سے بھی زیادہ مضبوط بن کر ابھریں۔ یہی ہماری اصل پہچان ہے اور ہمیں لازمی طور پر ہمیشہ ایسا ہی رہنا چاہیئے۔

آج کی شب، جب ہم ایک دکھ بھری بر سی منانے کے قریب ہیں، میں اپنے ملک کے لیے اس سے زیادہ موزوں خواہش کا تصور نہیں کر سکتا۔ آپ سب پر اور یا سہائے متحده امر یکہ پر خدا کی برکتیں نازل ہوں۔ آپ کا شکر یہ۔ (تالیاں)

اختتام 8:43 P.M. EDT

صدر اوباما نے وائٹ ہاؤس میں افطار پر مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔